Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ٹیلیفون نمبر ۳۹۹

بروز جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۳۳ / ۶۸ | ۴ ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ ، ۲۷ تبوک ۱۳۵۸ ہش ، ۲۷ ستمبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۱۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اب پہلے سے بہتر ہو گئی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پہ سلامت رکھے۔ آمین

ریاضی اور جغرافیہ کے اساتذہ کی ضرورت

تحریک جدید کو ریاضی اور جغرافیہ کے مضامین کے لئے چند ایم۔ایس سی اساتذہ کی ضرورت ہے۔

خدمتِ دین کا شوق رکھنے والے نوجوان اپنی درخواستیں دو عدد چھوٹے سائز کے فوٹوگرافس اور ڈگریوں کی فوٹوسٹیٹ نقول کے ساتھ ارسال فرمائیں۔

(نائب وکیل التعلیم تحریک جدید)

لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ کا
سالانہ اجتماع

محترمہ صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ
—— صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ ——

لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ کا سالانہ اجتماع ۲۹ ستمبر بروز ہفتہ بوقت ۹ بجے صبح احاطہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں منعقد ہو رہا ہے۔

تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ ربوہ وقت مقررہ پر پہنچ جائیں۔ صدر حلقہ جات کو بھی تاکید ہے کہ اپنے اپنے حلقہ کی زیادہ سے زیادہ ممبرات کو اجتماع میں شامل کریں۔

کارروائی اجلاس سارے دن کی ہے۔ ایک بجے سے اڑھائی بجے تک نماز اور کھانے کے لئے وقفہ رکھا گیا ہے۔ امید ہے تمام ممبرات معین وقت پر پہنچ جائیں گی۔

زکوٰۃ کی ادائیگی ہر مسلمان پر فرض ہے
(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

صحابہؓ میں سب سے پہلا اجماع وفاتِ مسیح کے مسئلے پر ہُوا

اِس سے اگر کسی کو وہم تھا بھی کہ کوئی نبی زندہ ہے تو وہ بھی دُور ہو گیا

ارشادِ باری تعالیٰ

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ اَفَا۟ىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ۭ

(آل عمران ۱۴۵)

ترجمہ: اور محمدؐ صرف ایک رسول ہے اس سے پہلے سب رسول گزر چکے ہیں۔ پس اگر وہ وفات پا جائے یا قتل کیا جائے تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ جاؤ گے؟

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لَوْ كَانَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى حَيَّيْنِ لَمَا وَسِعَهُمَا اِلَّا اتِّبَاعِيْ۔ (الیواقیت والجواہر۔ تفسیر ابن کثیر)

ترجمہ:۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے (مراد یہ کہ وہ وفات پا چکے ہیں)، تو مجھ پر ایمان لانے اور میری پیروی کے سوا اُن کے لئے کوئی چارہ نہ ہوتا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"صدرِ اسلام میں اِس (عقیدہ حیاتِ مسیح۔ ناقل) کا نام و نشان نہ تھا بلکہ تمام نبیوں کی موت پر اجماع تھا۔ ...

... صحابہؓ میں سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ پر ہوا کہ تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں۔ بغیر اس کے صحابہؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرنے کے بعد کبھی صبر نہیں آ سکتا تھا۔ یہ مبارک اجماع حضرت ابوبکرؓ کے ذریعے سے ہوا اور اگر کسی کو وہم تھا بھی کہ کوئی نبی زندہ ہے تو وہ بھی دُور ہو گیا اور اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کا صدمہ صحابہؓ کے دل سے اُٹھا کہ نبی تو سب مرا ہی کرتے ہیں۔ اگر کسی فردِ واحد کو قصورِ درایت کے سبب کچھ غلطی لگی ہوئی تھی تو وہ بھی دُور ہو گئی۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۴۷)

"اسلام میں سب سے پہلا اجماع مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ہی پر ہوا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا منشاء تو اس صدمہ ہی کو دُور کرنا تھا اور وہ مرگِ یاراں جشنے دارد ہی سے دُور ہوتا تھا۔ اگر اس آیت کے استدلال میں حضرت مسیحؑ کو مستثنیٰ کیا جاتا تو صحابہؓ کے درد کا کیا علاج ہوتا۔ پھر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسیحؑ سے کم درجہ پر تھے جو زندہ نہ رہتے؟ قَدْ خَلَتْ کے معنے تو خود اس آیت اَفَا۟ىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ نے کر دیئے ہیں۔ کیا اِس میں رفع بجسدہ العنصری بھی کہیں لکھا ہے؟ غرض جس طرح پر کسی کی قوتِ شامہ ماری جاوے تو اُسے خوشبو کا حاسہ نہیں رہتا اسی طرح پر ان لوگوں کی ایمانی قوتِ شامہ مر گئی ہے جو مسیحؑ کو زندہ آسمان پر لے جاتے ہیں۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۳۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

قرآن کریم ہر چیز کو انسان پر کھولتا چلا جاتا ہے اور اسی تعلیم حسن کی ایک عظیم دنیا ہمارے سامنے پیش کرتی ہے

اللہ تعالیٰ ہمیں اس تعلیم کی گہرائیوں اور وسعتوں کو سمجھنے اور اس کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے

قرآنی وعدوں و بشارتوں کا پورا ہونا پختہ ایمان اور ان فرمہ داریوں کے ساتھ مشروط ہے جو ان کے ساتھ عائد کی گئی ہیں

بعض الٰہی بشارتوں اور وعدوں اور ان کے پورا ہونے کیلئے بیان کی گئی شرائط کا ذکر اور بعض آیات قرآنیہ کی لطیف تفسیر

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۰ ظہور ۱۳۵۸ھش مطابق ۱۰ اگست ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصےٰ ربوہ

(مرتبہ:۔ مکرم یوسف سلیم صاحب شاھد ایم۔اے انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات پڑھیں۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِیْمِ ۙ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ (لقمان آیت ۹-۱۰)

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ (حٰمٓ السجدہ آیت ۳۱)

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَمَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ (التوبۃ آیت ۷۲)

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِیْهَاۤ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ۚ۬ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَلَهُمْ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۝ (محمد آیت ۱۶)

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ (المائدہ آیت ۱۰)

اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤى ۙ اُولٰٓىِٕكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۝ۙ لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَهَا ۚ وَهُمْ فِیْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ۚ لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ ؕ هٰذَا یَوْمُكُمُ الَّذِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ (الانبیاء آیت ۱۰۲ تا ۱۰۴)

لَا تَدْعُوا الْیَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِیْرًا ۝ قُلْ اَذٰلِكَ خَیْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِیْرًا ۝ لَهُمْ فِیْهَا مَا یَشَآءُوْنَ خٰلِدِیْنَ ؕ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ۝ (الفرقان آیات ۱۵ تا ۱۷)

اور پھر فرمایا:۔

گزشتہ جمعہ میں نے قرآن کریم کی اس آیت پر خطبہ دیا تھا کہ

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ (البقرہ آیت ۱۸۷)

اور بتایا تھا کہ اللہ تعالےٰ نے النّاس کو یعنی نوع انسان کو مخاطب کرکے فرمایا کہ میں تمہارے قریب ہوں مجھ سے مانگو۔ میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔ دعا کے لئے جو شرائط ہم نے مقرر کی ہیں ان کا خیال رکھنا مجھ سے مانگو میرے محبوب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان میں۔ مجھ سے مانگو اپنی زبان میں۔ دنیا کی ہر زبان میں خدا تعالےٰ دعا کرنے والے کی دعا کو سنتا اور جب چاہتا ہے رحم کرتا اور قبول کرتا ہے۔

پھر میں نے بتایا تھا کہ صرف یہ نہیں فرمایا کہ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ بلکہ

دعا کرنے کے طریق

بھی بتلائے اور دعا کرنے کے بہت سے الفاظ بھی بتائے اور دعا کے لئے مختلف جہات میں نئی سے نئی دنیا کے دروازے بھی کھولے۔ میں نے قرآن کریم کی آیات سے مثالیں دے کر آپ کو یہ مسئلہ سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

ان میں سے ایک آیت میں نے یہ لی تھی رَبَّنَا اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ۔ اپنے رسولوں کی زبان پر ہم سے جو تو نے وعدہ کیا ہے۔ ہمیں وہ سب کچھ دے دے۔ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ تو اپنے وعدے کا پکا ہے وعدہ کے خلاف ہرگز نہیں کرتا۔ پھر بھی یہ دعا سکھائی۔

قرآن کریم میں جو عَلٰی رُسُلِکَ کے مطابق وعدے دیئے گئے ہیں، اس میں بشارت کا لفظ بھی استعمال کیا۔ بعض دوسرے الفاظ استعمال کئے اور اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا میں جو "وعدہ" کا لفظ ہے مَا وَعَدْتَّنَا اس لفظ کے ساتھ بھی قرآن کریم میں بہت سے وعدوں کا ذکر ہے۔ اس آیت کی روشنی میں پھر ایک دنیا کھلتی ہے دعاؤں کی۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کون سے وعدے ہیں جن کا ذکر قرآن کریم نے کیا ہے "وعدہ" کے لفظ کے ساتھ اور جن کی بشارتیں دی ہیں۔

یہاں پانچ باتیں رَبَّنَا وَ اٰتِنَا میں کہی گئی تھیں۔ یعنی اس آیت میں سورہ آل عمران کی آیت ہے۔ ایک یہ کہ رسولوں کی زبان پر جس کا وعدہ کیا گیا ہے وہ سب ہمیں دے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ وعدے کیا ہیں۔ دوسرے اس سے ہمیں یہ پتہ لگتا ہے کہ قرآن کریم میں اگر کہیں یہ ذکر ہے۔ کہ مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان کی امت کے متعلق یہ وعدہ تھا تو چونکہ وہ سارے پہلے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے تابع اور ان کی شرائع

اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتٰبِ

قرآن کریم کا ہی ایک حصہ تھیں۔ اس لئے ان وعدوں کا ذکر کرکے ہمارے سامنے یہ بات رکھی۔ اور اس آیت میں اس کو واضح کیا کہ وہ وعدے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امت کے ساتھ تھے تمہارے ساتھ بھی وہ وعدے ہیں۔ دوسری بات اس آیت میں یہ بتائی گئی کہ اگر یہ وعدے پورے نہ ہوئے تو قیامت کے روز ہم ذلیل ہو جائیں گے۔

تیسرے یہ بات بتائی گئی ہے اس آیت میں کہ اے خدا تو تو صادق ہے اللہ تو لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔ تجھ سے وعدہ خلافی کا امکان ہی نہیں۔ پھر یہ سوال اٹھتا تھا کہ جب خدا تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا اور وعدے دے دیئے گئے تو پھر اس دعا کی کیا ضرورت تھی کہ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ تو جاننا چاہیئے کہ جہاں وعدے دیئے گئے ہیں۔ وہاں کچھ شرائط بھی رکھی گئی ہیں کچھ ذمہ واریاں بھی عائد کی گئی ہیں تو یہ بات بتائی گئی کہ یہاں اس میں کہا گیا کہ اے خدا جو شرائط اور ذمہ واریاں ان وعدوں کے ساتھ تھیں ان کے پورا کرنے کی ہمیں توفیق دے تاکہ تیرے وعدے ہمارے حق میں پورے ہوں۔ پھر سوال پیدا ہوتا تھا کہ انسان بشری کمزوریاں رکھتا ہے۔ ان شرائط، ان ذمہ واریوں کو کماحقہ ادا نہیں کر سکتا۔ اس لئے انسانی کوشش کے علاوہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مغفرت کی بھی ضرورت ہے۔

تو اسی آیت سے ہم یہ استدلال کرتے ہیں جو بات آگے جا کر دوسری آیات میں کھل کے سامنے بھی آجاتی ہے کہ ہماری کوششوں میں جو ہم تیری رضا کے حصول کے لئے کریں۔ اگر خامیاں رہ جائیں۔ ہم سے کوئی غفلتیں اور کوتاہیاں ہو جائیں کوئی گناہ سرزد ہو جائیں تو اے خدا

مغفرت کی چادر کے نیچے

انہیں ڈھانپ دے۔ جب تک خدا تعالیٰ کی مغفرت انسان کے گناہوں اور اس کی کوتاہیوں اور غلطیوں کو ڈھانپ نہ لے۔ اور جب تک انسان اپنی سی یہ کوشش نہ کرے کہ جو

شرائط اور ذمہ واریاں

ڈالی گئی ہیں ان کو وہ زبان، دل اور عمل سے پورا کرنے والا ہو، اس وقت تک خدا تعالیٰ یہ وعدے پورے نہیں کرے گا۔ پہلی امتوں میں بھی یہی اعلان کیا گیا ہے۔

تو اس چیز کی وضاحت میں میں نے ساری آیات تو نہیں لیں ایک خطبہ جمعہ میں ان کے متعلق نہیں بات کر سکتا۔ جو میں نے آیات لی ہیں اس سلسلہ میں بھی مختصر بات کروں گا چند مثالیں لی ہیں کہ مَا وَعَدْتَّنَا۔ یہ کون سے وعدے ہیں جو قرآن کریم نے "وعدے" کے لفظ سے انسان سے کئے۔ اور پھر انہی میں آتا ہے شرائط کیا رکھی گئی ہیں لوگ اور وعدے کی تفصیل کیا ہے۔

یہ جو آیتیں میں نے پڑھی ہیں ان کا اکٹھا ہی ترجمہ کر دیتا ہوں ورنہ دیر ہو جائے گی۔ آیات آپ نے سن لی ہیں۔ اب ترجمہ سن لیں۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے اس کے مناسب حال عمل کئے۔ ان کو نعمت والے باغات ملیں گے۔ جن میں وہ رہتے چلے جائیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کیا ہوا پختہ وعدہ ہے (وَعْدَ اللّٰہِ حَقًّا) اور وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غالب اور بڑی حکمت والا

ہے۔ جو چاہتا ہے کر سکتا ہے۔ لیکن بے حکمت بات نہیں کیا کرتا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم ہو گئے۔ ان پر فرشتے اتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اس جنت کے ملنے کے لئے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ایسی

جنتوں کے وعدے

کئے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں پاک رہائش گاہوں کا بھی وعدہ کیا ہے اور ان کے علاوہ اللہ کی رضامندی کا سب سے بڑا انعام ہے جو ان کو ملے گا۔ اور اس کا ملنا بہت بڑی کامیابی ہے۔

پھر فرمایا۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ متقیوں سے جن جنتوں کا وعدہ کیا گیا ہے ان میں ایسے پانی کی نہریں ہوں گی جن میں سڑنے کا مادہ نہیں ہوگا۔ اور ایسی نہریں ہونگی دودھ کی جس کا مزہ کبھی نہیں بدلے گا۔ اور ایسی شراب کی نہریں ہوں گی جو پینے والوں کو مزیدار لگیں گی اور پاک و صاف شہد کی نہریں بھی ہونگی اور ان کو ان جنتوں میں ہر قسم کے پھل بھی ملیں گے اور اپنے رب کی طرف سے مغفرت بھی ملے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ بھی فرمایا ہے کہ اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز کو زندہ کیا ہے۔

پھر فرمایا۔ اللہ نے مومنوں اور ایمان کے مطابق عمل کرنے والوں سے یہ وعدہ کیا ہے کہ ان کو مغفرت اور بڑا اجر ملے گا۔

پھر فرمایا۔ یقیناً وہ لوگ جن کے متعلق ہماری طرف سے

نیک سلوک کا وعدہ

ہو چکا ہے وہ اس دوزخ سے دور رکھے جائیں گے۔ وہ اس کی آواز تک نہیں سُنیں گے اور وہ اس حالت میں جیسے اُن کے دل چاہتے ہیں ہمیشہ رہیں گے۔ بڑی پریشانی کا وقت بھی ان کو غمگین نہیں کرے گا اور فرشتے اُن سے ملیں گے اور کہیں گے کہ یہ وہ تمہارا دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

پھر فرمایا۔ (میں نے ایک آیت کافروں کے متعلق لے لی ہے مضمون واضح کرنے کے لئے) کافروں سے کہا جائے گا آج ایک موت کی آرزو نہ کرو بلکہ بار بار موت کی خواہش کرو کیونکہ تم پر بار بار عذاب آنے والا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ أَذٰلِكَ خَيْرٌ تو اُن سے کہہ دے کہ یہ انجام بہتر ہے یا دائمی جنّت جس کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے وہ ان کا بدلہ اور آخری ٹھکانہ ہوگا۔ انہیں اس میں جو کچھ چاہیں گے ملے گا۔ وہ اس میں ہمیشہ کے لئے بستے چلے جائیں گے۔ یہ ایک ایسا وعدہ ہے جس کا پورا کرنا تیرے ربّ پر واجب ہے۔

پھر فرمایا۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے اس کے مناسبِ حال عمل کئے اُن کو

نعمت والے باغات

ملیں گے جن میں وہ رہتے چلے جائیں گے۔ یہ اللہ کا کیا ہوا پختہ وعدہ ہے اور وہ غالب اور بڑی حکمت والا ہے (یہ دوبارہ آگیا)

یہ آیت جو ابھی میں پڑھ رہا تھا دوبارہ۔ اس میں تین شرائط بیان ہوئیں۔

ایک یہ کہ ایمان لانا فرض ہے وعدہ کے پورا ہونے کے لئے پختہ ایمان ضروری ہے بغیر ایمان کے کسی شخص کے حق میں خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا نہیں ہوگا۔

دوسرے یہ کہ ایمان کے مطابق اپنی زندگی گزارنی ہوگی۔ ایمان کے خلاف تمہاری زندگی کا کوئی کام نہ ہو اور تیسرے یہ کہ موقع اور محل کے مطابق کیونکہ اسلامی تعلیم میں اُس قسم کی سختی اور کھچاؤ نہیں جس طرح بعض دوسری جگہ ہمیں نظر آتا ہے بلکہ موقع اور محل کو ملحوظ رکھنا ضروری قرار دیا گیا ہے جیسے کہ فرمایا:۔

فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ

جو معاف کرے اور اس کو یقین ہو کہ معافی دے دینا اصلاح کا موجب ہوگا تو اُس کو اجر ملے گا۔ جو معاف کرے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ معافی دینا اصلاح کا موجب نہیں ہوگا بلکہ فساد کو بڑھانے والا ہوگا تو خدا تعالیٰ اس کو اجر نہیں دے گا۔

تو موقع اور محل کے مطابق اُس کے اعمال ہوں۔ یہ شرائط ہیں وعدہ کے پورا ہونے کی۔ اور وعدے یہ ہیں:۔

جَنّٰتُ النَّعِيْمِ

نعمت والے باغات۔ "نعیم" کے معنی مفرداتِ راغب میں لکھے ہیں اَلنِّعْمَةُ الْكَثِيْرَةُ یعنی ایسی جنّتیں جن میں خدا تعالیٰ کی کثرت کے ساتھ نعمتیں نازل ہونے والی ہوں۔

دوسرا وعدہ یہ ہے کہ:۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

کہ جو ہمیشہ کا ٹھکانہ ہے جس وقت جنتی جنّت میں چلا جائے گا تو اُسے باہر نہیں نکالا جائے گا۔ یہ وعدہ ہے۔

ایک یہ کہ وہ ایسی جنات ہیں جن میں کثرت سے خدا تعالیٰ کی نعماء کے جنّتی وارث ہوں گے اور دوسرے یہ کہ جب جنّت میں داخل ہوں گے تو جنّت سے نکالے نہیں جائیں گے۔

سورہ حٰمٓ السجدہ جس کو "فُصِّلَتْ" بھی کہتے ہیں میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ

وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہمارا ربّ ہے۔ یہ آیت اور ترجمہ میں پڑھ چکا ہوں اِس میں جن شرائط کا ذکر ہے وہ یہ ہیں:۔

یہ عقیدہ رکھنا کہ رَبُّنَا اللّٰهُ یعنی توحیدِ خالص کا عقیدہ جس میں کسی قسم کے شرک کی آمیزش نہ ہو۔ یہ شرط ہے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں ایمان لایا۔ اگر کوئی شخص اِس کہنے کے بعد اپنے دل میں محض ایک مُبہم سی شکل ایمان کی رکھتا ہو۔ نیز اگر کوئی شخص اس ایمان کے ساتھ ظاہر میں ہمیں نماز پڑھتا بھی نظر آئے۔ ہمیں زکوٰۃ دیتا بھی نظر آئے۔ ہمیں روزہ رکھتا بھی نظر آئے لیکن وہ شرک کی بھی کسی قسم میں ملوّث ہو تو خدا تعالیٰ کا وعدہ اس کے حق میں پورا نہیں ہوگا۔ یہاں یہ شرط بڑی کھول کے بیان کر دی کہ شرط یہ ہے کہ عقیدہ رکھے رَبُّنَا اللّٰهُ اللہ ہی اللہ ہے، جس کی انسان کو ضرورت ہے وہ صرف اللہ تعالیٰ سے مل سکتی ہے غیر اللہ سے نہیں۔ اس کے فضل اور اس کی رحمت سے انسان اپنی زندگی کے مقصد کو پا سکتا ہے۔

ثُمَّ اسْتَقَامُوْا

دوسرے یہ کہ صراطِ مستقیم پر وہ پختگی کے ساتھ قائم ہو جائے۔ مستقل مزاجی کے ساتھ صراطِ مستقیم پر قائم ہو اور توحیدِ خالص کو ایک دفعہ اختیار کرنے کے بعد کبھی شرکِ ظاہر یا شرکِ باطن کا کوئی خیال اس کے دل میں نہ آئے۔

اور اس میں یہ بتایا کہ بھٹک نہ جانا۔ ثباتِ قدم ہو۔ خدا تعالیٰ سے وفا کا تعلق رکھنا۔ خدا کی پرستش کے ساتھ کسی اور کی پرستش نہ کرنا۔ اپنے نفس کو اپنے لئے بُت نہ بنانا۔ نفسانی خواہشات کے حصول میں اللہ تعالیٰ کو نظر انداز نہ کر دینا بلکہ خدا کی خاطر ہر چیز کو یہاں تک کہ اپنے نفس کو اور اپنی جان کو قربان کر دینا اور ایک فنا کی حالت طاری کر کے ایک نئی زندگی اپنے ربّ سے پانا۔ یہ شرائط بیان کر دیں۔

وعدے جو اِس آیت میں بیان ہوئے ہیں وہ یہ ہیں:۔

ایک وعدہ یہ ہے کہ تم پہ فرشتے اُتریں گے۔ اِس آیت میں یہ وعدہ دیا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ جو لوگ رَبُّنَا اللّٰهُ کہیں گے اور وفا کے ساتھ خدا کے ساتھ تعلقِ عبودیّت کو ہمیشہ قائم رکھیں گے اور استقامت دکھائیں گے اور مستقل مزاجی سے کام لیں گے اور صراطِ مستقیم سے بھٹک نہ جائیں گے اور خدا میں فانی ہو کر خدا سے نئی زندگی پائیں گے۔

تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ

یہ ایک وعدہ ہے اِس آیت میں۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ایسے لوگوں پر اُتریں گے۔

دوسرا وعدہ یہ ہے کہ فرشتے ایسے لوگوں کو یہ تسلّی دیں گے کہ تمہیں کس چیز کا ڈر۔ ڈرو نہیں خدا تم سے پیار کرتا اور ہم تمہاری حفاظت کے لئے مقرر ہیں تمہیں کس چیز کا ڈر۔

تیسرے اِس میں یہ وعدہ ہے کہ فرشتے اُتر کر یہ تسلّی دیں گے کہ تم یہ نہ سوچنا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشری کمزوریوں کے نتیجہ میں

تم غلطیاں کر چکے ہو پہلے۔ کہیں ہم خدا کی گرفت میں نہ آجائیں۔

تو اگر تم رَبُّنَا اللّٰهُ توحیدِ خالص پر قائم ہو کر استقامت دکھاؤ گے اور بھٹکو گے نہیں تو پچھلی غلطیوں کا بھی غم نہ کرو۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا کہا گیا ہے۔ تمہاری سب غلطیوں کو معاف کر دے گا۔ تمہیں ہم بشارت دیتے ہیں۔ کوئی غم کرنے کی ضرورت نہیں۔

وَاَبْشِرُوْا

اور خوش ہو جاؤ بِالْجَنَّةِ الَّتِىْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ اس جنّت کے حصول کی بشارت سُن کر ہم سے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اور قرآن کریم سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ دو جنّتوں کا وعدہ دیا گیا ہے۔ ایک اِس زندگی کی جنّت کا اور ایک اُخروی زندگی کی جنّت کا۔ اِس زندگی کی جنّت کا وعدہ جب انسان اپنی اس زندگی میں پورا ہوتا دیکھتا ہے تو اُس کو یقین ہو جاتا ہے کہ جو دوسرا وعدہ ہے وہ بھی اپنے وقت پر پورا ہوگا۔

سورہ توبہ میں فرمایا کہ مومن مرد بھی ہوتے ہیں اور مومن عورتیں بھی ہوتی ہیں۔ مومن مرد ہوں یا مومن عورتیں ہوں اللہ تعالیٰ نے اُن سے وعدے کئے ہیں اور ایمان کی شرائط اِس آیہ میں بیان کی ہیں کہ صحیح اور سچّے اور

کامل مومن بن جاؤ

اور تین تقاضے ہیں اِس ایمان کے جن مومنین اور مومنات کا یہاں ذکر ہے وہ تین تقاضوں کو پورا کرنے والے ہوں شرائط یہ ہیں کہ زبان سے اقرار کریں کہ ہم اللہ پر ایمان لاتے اور جو اس کا کلام نازل ہوا ہے اور جن چیزوں کے ماننے کا اُس نے حکم دیا ہے ہم ایمان لاتے ہیں کہ ہم پر فرض ہے کہ ہم ان کے ساتھ وہ تعلق پیدا کریں جو خدا چاہتا ہے کہ پیدا کریں۔ مثلاً نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبّت اور پیار کا تعلق۔ مثلاً بے خوف وخطر یہ اعلان کرنا کہ خدا ایک ہے اپنی ذات میں بھی اور اپنی صفات میں بھی، اور لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ اس جیسی ہستی اور کوئی نہیں اور وہ بڑا پیار کرنے والا ہے۔ وہ بڑا دیالو ہے اور اسے کسی کی احتیاج نہیں اور ہر غیر کو اُس کی احتیاج ہے اور ۲ اس ایمان کے مطابق دل کی کیفیّت ہو نفاق نہ ہو کہ دل میں سَو بُت ہوں اور زبان پر ایک خدا کا نام ہو۔ یہ ایمان نہیں ہے یعنی ایمان کا لفظ عربی زبان میں جو معنی رکھتا ہے وہ ہمیں یہ بتا رہا ہے کہ زبان پر بھی خالص، سچّا ایمان اور دل میں بھی خالص، سچّا ایمان۔ وہ کیفیّت دل کی ہو اور ۳ انسان کو خدا تعالیٰ نے جو بے شمار قوّتیں اور طاقتیں دی ہیں اپنی زندگی میں ہزارہا کام کرنے کی۔ اس کے سارے کام اِس بات کی گواہی دے رہے ہوں کہ اس نے زبان سے جو کہا تھا وہ سچ تھا اور اس کے دل کی جو کیفیت تھی وہ ٹھیک تھی، حق تھی۔

تو تین شرائط یہاں بیان ہوئی ہیں جو ایمان کے معنی میں پائی جاتی ہیں اور پانچ وعدے اِس آیت میں بیان ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے خالص، سچّے حقیقی مومن سے ایسی جنّتوں کا جن کے اندر ہمیشہ اپنی حالت پر رہنے کا سامان ہے۔ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ۔

تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

کا ایک معنی یہ ہے (کہ جس طرح باغات ہیں نا) اگر باغ کا پانی نہ ہو تو باغ سُوکھ جائے گا۔ تو ایسی جنّتیں جن میں نہریں چلتی ہیں ان جنّتوں کے سُوکھنے اور اپنی افادیت کھو بیٹھنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ نے ان کو ہمیشہ اپنی پوری افادیت کے ساتھ قائم رہنے کا سامان خود ان جنّتوں کے اندر اپنی حکمتِ کاملہ سے کر دیا ہے۔

تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

تو ایسی جنّتوں کا وعدہ کیا ہے جن جنّتوں کے متعلق یہ شُبہ نہیں ہو سکتا کہ جنّتی یہ کہے کہ آج تو میرے کام آرہی ہے لیکن کل اس کے درخت خشک ہو جائیں گے، کل اس کا پانی نمکین ہو جائے گا، کھارا ہو جائے گا میرے کسی کام کا نہیں ہوگا۔ تو خدا تعالیٰ نے کہا ہے

تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اس کے اندر وہ نہریں چلتی ہیں (اَلْاَنْهَارُ) جن کی ان جنّتوں کو ضرورت ہے۔ ایسی جنّتیں جو ہمیشہ اپنی پوری افادیّت کے ساتھ قائم رہنے والی ہیں اُن کا وعدہ دیا ہے۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

اور یہ ابدی جنّت جو ہے اس کے اندر داخل ہونے والے بھی

ابدی زندگی پائیں گے

یہ نہیں کہ دو ہزار سال بعد یا دس ہزار سال بعد یا دس کروڑ سال بعد یا دس ارب سال بعد پھر اللہ تعالیٰ جنّتیوں کو جنّت سے نکال دے۔ جس جنّت میں جائیں گے وہ جنّت بھی اپنی پوری افادیت کے ساتھ قائم رہے گی اور ان میں داخل ہونے والوں کی زندگی بھی قائم رہے گی۔ ابدی زندگی ان کو ملے گی۔ وہ نکالے نہیں جائیں گے۔

ایک یہ کہا کہ جنّتیں اپنی پوری افادیت کے ساتھ قائم رہنے والی ہیں اور جو لوگ اس کے اندر جائیں گے وہ ابدی زندگی پانے والے ہیں۔ نیز جو رہائش گاہیں ہیں اُن کا ماحول پاکیزہ ہے:-

مَسٰكِنَ طَيِّبَةً

اور یہ پاکیزگی بھی ہمیشہ قائم رہے گی۔

فِىْ جَنّٰتِ عَدْنٍ

یہ ہمیشہ رہنے والی جنّتیں ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ:-

رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ

اور ہمیں رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ کے متعلق بتایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کا پیار اِس زندگی کی جنّت میں بھی اور مرنے کے بعد جس زندگی کی باتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں اُن سے بھی پتہ لگتا ہے کہ اُس زندگی کی جنّت میں بھی ہر آن بڑھتے چلے جانے والا پیار ہے جو انسان کو ملتا ہے۔ یہاں بھی ملتا ہے وہاں بھی ملے گا تبھی تو آپ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو گن نہیں سکتے۔ کونسی گھڑی ہے کہ آپ پر خدا تعالیٰ اپنی نعمتوں کے ساتھ جلوہ گر نہیں ہوتا اور جنّت کے متعلق تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر آنے والی صبح پہلے دن کی صبح سے ارفع اور بالا ہو گی۔ زیادہ پیار کو حاصل کرنیوالا ہوگا جنّتی

تو سب سے بڑھ کر یہ کہا یہاں کہ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا ہے، اُس کا پیار ہے، اُس کی خوشنودی ہے اور یہ پیار اُس کا ہر آن بڑھنے والا ہے۔

پھر سورہ محمد میں فرمایا: مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِىْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ

متقیوں سے جن جنتوں کا وعدہ کیا گیا ہے۔ (ترجمہ میں پڑھ چکا ہوں) اس میں بنیادی شرط رکھی ہے، تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرنا۔ فرمایا اگر تم تقویٰ کی ساری راہوں کو اختیار کرو گے اور خدا تعالیٰ کی حدود کے قریب بھی نہ جاؤ گے۔ اور اس کے ہر حکم پہ عمل کرو گے اور اس کی پناہ میں آ جاؤ گے اور اس کے پیار کو حاصل کر لو گے (بڑا وسیع مضمون ہے تقویٰ کے اندر) پس فرمایا اگر مومن تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرتا چلا جائے گا۔ تو اس آیت میں چار وعدے اللہ تعالیٰ کرتا ہے وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ چھ وعدے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو متقیوں کو اس آیت میں دیئے گئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلا وعدہ ہے فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ اس کے متعلق دوسری آیت کے حوالے کی ضرورت ذہنی طور پر ہے

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ

(الانبیاء آیت ۳۱)

اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز کو زندہ کیا ہے۔ تو ہماری یہ زندگی جو ہے اس دنیا کی۔ اس کا انحصار بہت حد تک پانی پہ ہے۔ لیکن جو ہمارے جسم کا پانی ہے اس میں یہ خاصیت نہیں کہ کوئی انفیکشن اس کے اندر نہ آ جائے۔ بیماری کے جراثیم یا وائرس اس کے اندر نہ پلنے شروع ہو جائیں۔ تو وہی پانی جو ہمارے لئے زندگی کا موجب بنتا ہے۔ وہی ایک وقت میں ہماری موت کا موجب بن جاتا ہے۔ جب اس میں انفیکشن پیدا ہو جائے۔ جب سڑ جائے پانی ہمارے جسم کا۔ تو موت ہے ہماری۔

تو یہاں ایسی جنت کا وعدہ دیا گیا ہے جس کا پانی جو زندگی کی بنیاد بنتا ہے، وہ سڑے گا نہیں۔ اور اپنی یہ خصوصیت کہ وہ زندگی کا موجب ہے وہ کبھی نہیں کھوئے گا۔ یعنی جو جنتی ہیں ان کو ایسا پانی ملے گا کہ جو ابدی زندگی کا موجب ہو گا۔ وہ پانی پیتے رہیں گے۔ اور ان کی زندگی قائم رہے گی۔

وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ـ پہلے تھا سوال زندگی قائم رہنے کا۔ لیکن زندگی قائم رہتے ہوئے بھی انسان کے قویٰ ہیں۔ ان میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ اختلاط پیدا ہو جاتا ہے۔ تو اس کا تعلق یہاں "لَبَن" کے ساتھ ہے تو ایسی نہریں ہوں گی دودھ کی۔ جن کا مزہ بدلے گا نہیں۔ وہ پھٹ نہیں جائے گا۔ وہ اپنی خاصیت کو اور کیفیت کو کھو نہیں بیٹھے گا۔ اور اس کے نتیجہ میں۔

جنت میں رہنے والے جسم

کی جو طاقتیں ہیں وہ اپنے جوبن پر۔ اپنے عروج پر ہمیشہ رہیں گی۔ کیونکہ ان کو ایسا دودھ ملے گا لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ۔

تیسرے فرمایا وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ یہ خمر وہ نہیں جو حرام شراب ہے (خمر) یہ وہ نہیں ہے۔ کیونکہ حرام خمر کے ساتھ خمار بھی ہے۔ اس کے ساتھ ذہنی قویٰ کا عارضی یا مستقل طور پر کمزور ہو جانا بھی ہے۔ بہت ساری برائیاں اس کے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ یہ میرا مضمون نہیں ہے۔ یہاں یہ بتایا کہ ان کو پینے کے لئے ایسی شراب۔ ایسا شربت ملے گا۔

لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ۔ جو پینے والوں کی بشاشت اور امنگ اور قوتِ عمل کو بڑھانے والا ہو گا۔ بہت سارے لوگ میں ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ جن کو خدا تعالیٰ نے صحت بھی دی ہے اور ان کو قوتیں بھی دی ہیں۔ لیکن اُمنگ کوئی نہیں۔ تو یہاں بتایا کہ جو جنتی ہیں، وہ پستیوں کی سی زندگی نہیں گذاریں گے۔ اُخروی جنت میں بہت زیادہ عمل کی زندگی ہے۔ لیکن ابتلاء والا عمل نہیں۔ امتحان والا عمل نہیں۔ یہ نہیں کہ نئے سرے سے نتیجہ نکلنا ہے۔ وہ تو جزاء والا عمل ہے خدا تعالیٰ کے ذکر میں ہمہ وقت مشغول رہنا اور جو خدا تعالیٰ احکم دے اس کے مطابق زندگی گذارنا۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اُخروی جنت کی باتیں

سُن لیا کرو۔ بحث نہ کیا کرو۔ کیونکہ وہ ایسی چیزیں ہیں۔ نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنیں۔ جو وہاں جائیں گے (اللہ تعالیٰ ہم سب کو وہاں لے جائے) وہ آپ ہی معلوم کر لیں گے۔ لیکن:

وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ۔ بشاشت اور امنگ کو قائم رکھنے والا شربت ان کو وہاں ملے گا۔ زندگی قائم رہے گی۔ خرابی کوئی نہیں پیدا ہو گی۔ زندہ رہیں گے وہ۔ پانی سڑنے والا نہیں اور جو قویٰ ہیں ان کی طاقتیں قائم رہیں گی۔ اور بشاشت اور امنگ رہے گی۔ ان کا استعمال ہو گا۔ اپنے پورے عروج کے اوپر عمل ہو گا

وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى اور جنت میں بیماری کوئی نہیں ہو گی کیونکہ۔

فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ دوسری جگہ فرما کے اسی آیت کی تفسیر اللہ تعالیٰ نے کر دی ہے۔ لیکن انسانی ہاتھ سے صاف کیا ہوا شہد بعض دفعہ بہت سارے بیکٹیریا بھی اپنے ساتھ لے آتا ہے۔ اس واسطے خالی "عَسَلٍ" نہیں کہا بلکہ یہ کہا کہ ایسا شہد ہے جسے خدائی حکمت نے اس طرح صاف کیا ہے کہ وہ محض شفاء ہے۔ اس کے اندر کوئی خرابی پیدا ہی نہیں ہو سکتی اور

وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جو وہ اعمال کرتے رہے ہوں گے اس دنیا میں ہر عمل کی جزاء، ہر عمل کا پھل ان کو اس جنت میں ملتا رہے گا۔ ان ساری چیزوں کے باوجود ایک اور چیز کی ضرورت تھی اور وہ یہ کہ انسان غلطیاں کرتا ہے۔ کوتاہیاں کرتا ہے۔ گناہ سرزد ہو جاتے ہیں۔ بھول چوک انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہے بشری کمزوریاں ہیں۔ اس کے ساتھ جب تک خدا تعالیٰ کی مغفرت نہ ہو یہ کچھ مل نہیں سکتا۔ تو یہاں ہمیں تسلی دے دی

وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ

تم گھبراؤ نہیں تمہاری ساری کمزوریوں غلطیوں کوتاہیوں اور گناہوں کو جنت میں لے جانے سے

پہلے ہی اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا اور وہاں جا کے کسی قسم کی تکلیف تمہارے اپنے کسی گناہ اور غلطی کی وجہ سے تمہیں نہیں پہنچے گی۔

میں نے چند مثالیں دے کے آپ کو یہ بتانا تھا کہ یہ جو کہا گیا کہ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا بہت ساری آیات کا اس کے ساتھ تعلق ہے جن میں سے بعض کو میں نے چُنا اور سب کو میں اس وقت بیان بھی نہیں کر سکا۔ دیر ہو گئی ہے۔ تو یہ کافی ہے سمجھنے کے لئے۔ اس سے یہ پتہ لگتا ہے کہ قرآن عظیم واقعہ میں کتنا عظیم ہے۔ ہر چیز کو کھولتا چلا جاتا ہے۔ اور حُسن کی ایک عظیم دُنیا ہمارے سامنے قرآنی تعلیم پیش کرتی چلی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کے دلوں میں اِس عظیم، اِس پاک اور مطہر اور اِس حسین تعلیم کا پیار پیدا کرے اور اِس ماہِ رمضان میں خصوصاً کہ ماہِ رمضان کے ساتھ قرآن کریم کا تعلق ہے اور دعاؤں کا تعلق ہے تو اس مہینے میں اس کی کثرت سے تلاوت کرو اور دُعاؤں کے ساتھ تلاوت کرو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی گہرائیوں، اس کی وسعتوں کے سمجھنے کی توفیق عطا کرے اور اس کے مطابق ہمیں اپنی زندگی کے دن گزارنے کی بھی توفیق عطا کرے۔ آمین ٭

درخواستہائے دُعا

۱۔ مکرم ظہیر احمد صاحب رانا چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر کو بندشِ پیشاب کی تکلیف ہے اور بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں عنقریب اپریشن ہو رہا ہے احباب اپریشن کی کامیابی اور شفاء کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(ناصر احمد ملہی مربی سلسلہ۔ ضلع بہاولنگر)

۲۔ ستمبر ۱۹۷۸ء میں ایک حادثے کے بعد سے خاکسار مختلف عوارض میں مبتلا چلا آ رہا ہے۔ بسترِ علالت پر پڑا رہنے کی وجہ سے دل کا عارضہ لاحق ہو گیا ہے۔ اب دیگر عوارض سے تو شفا ہے مگر ریڑھ کی ہڈی میں درد موجود ہے اور کبھی کبھی ضعفِ دل بھی لاحق ہو جاتا ہے۔ احباب جماعت، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر بزرگانِ سلسلہ سے اس دیرینہ تکلیف سے چھٹکارے کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے تاکہ عملی طور پر سلسلہ کی خدمت کرنے کے قابل ہو سکوں۔

(شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی۔ زعیم انصار اللہ منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ)

۳۔ مکرم غلام رسول صاحب بھٹی سابق صدر جماعت احمدیہ نبی سرروڈ ضلع تھرپارکر عرصہ سے دورانِ سر اور چکروں کی تکلیف کے علاوہ بعض اور دیگر امراض میں بھی مبتلا ہیں۔ تمام احباب جماعت ان کی صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(شیخ محمد نعیم شاہد مربی نواب شاہ)

۴۔ ملک عبد المجید، مجید آئرن سٹور کی والدہ صاحبہ کو غسل خانہ میں گرنے کی وجہ سے بہت چوٹیں آئی ہیں۔ جس کی وجہ سے انہیں بہت تکلیف ہے۔ ان کی صحتیابی اور درازیٔ عمر کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک عبد الرحیم۔ ربوہ)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
پاک ٹمبر
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور
فون نمبر: ۶۲۶۱۸ ٭ گھر فون: ۵۳۵۰۰
کو ہمیشہ یاد رکھیے

احمدی بھائیوں کے مشہور جیولرز
نیو پاک جیولرز
۱۱۱ فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور۔ فون نمبر ۴۱۰۹۷۴ (ایئر کنڈیشنڈ)
اور
۱۲۔ ذیلدار روڈ۔ اچھرہ لاہور (ایئر کنڈیشنڈ)
پروپرائٹر۔ میاں عظیم قادر اینڈ سنز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور پر
تشریف لائیے!
فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰ ٭ رہائش ۶۲۹۲۰ ٭ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۴۰۷۰۰
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

ہر قسم کا سامانِ سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لیے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۴۲۵۰۰
گینٹ روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیے!

کراچی میں جائیداد
کی خرید و فروخت مثلاً پلاٹ، مکان، کوٹھی وغیرہ کیلئے درج ذیل پتہ اپنے قابلِ اعتماد ادارہ سے رابطہ قائم کیجیے
لینڈ مارکس
۳۔۱۔اسی، ڈیفنس سوسائٹی کمرشل ایریا "بی" کراچی نمبر ۴
فون ۔ ۵۴۰۸۶۶، ۵۴۰۸۳۴

دفتر الفضل سے
خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجیے
(مینیجر الفضل)

حضرت حکیم نظام جان رح کا
مشہور دواخانہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر ٭ گوجرانوالہ
فون نمبر ۴۴۸۴۴
ربوہ ٭ بالمقابل ایوانِ محمود۔ فون نمبر ۶۳۸
نگران
حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جان رح
رجسٹرڈ درجہ اوّل

الفضل میں اشتہار دیکر اپنے کاروبار کو فروغ دیجیے۔ (مینیجر)

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
باعتماد ادارہ
ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
فون ۵۲۱
فون گھر ۴۳۱
ریلوے روڈ۔ نزد ریلوے اسٹیشن
رحمت بازار ربوہ کو یاد رکھیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرتؐ اور تمام دیگر انبیاءؑ فوت ہو چکے ہیں

صبر کی اپیل کے تعلق میں میاں طفیل محمد کا اعتراف

امیر جماعت اسلامی میاں طفیل محمد نے ایک بیان میں کہا ہے کہ:۔

"جماعت اسلامی اور تحریک اسلامی کیلئے اس کے بانی مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کی وفات بلاشبہ سانحۂ عظیم ہے۔ لیکن اس تحریک کو اس سے بڑے سانحات سے سابقہ پیش آ تا رہا ہے۔ اس تحریک کے بڑے داعی انبیاء علیہم السلام تھے اور وہ بھی اپنے ساتھیوں کو بلکتا چھوڑ کر دنیا سے اُٹھتے گئے ہیں۔ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو یہ کہہ کر تسکین دی ہے کہ:۔

اس قدر بدحواس کیوں ہوتے ہو۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسولوں میں سے ایک رسول ہی ہیں۔ ان سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔ تو کیا اگر ان کا وصال ہو جائے یا وہ شہید ہو جائیں تو تم اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔ القرآن

اگر حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے تو ہمارے رہنما مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی جن کو مرحوم کہتے ہوئے فی الحقیقت دل پھٹتا ہے ان کا یہ سانحۂ ارتحال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سانحۂ ارتحال کے مقابلے میں کیا حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے میں تمام وابستگان تحریک سے یہی کہوں گا کہ وہ صبرِ جمیل سے کام لیں۔"

(روزنامہ "مشرق" لاہور ۲۵ ستمبر ۱۹۷۹ء۔ فورسٹار ایڈیشن)

الفضل آپ کا واحد جماعتی روزنامہ ہے اس کی اشاعت بڑھانا آپ کا جماعتی فرض ہے۔ (مینجر الفضل)

TPG 1095/891
زیر 5-6-79
ایل ڈی اے سے منظور شدہ

الحمرا ٹاؤن

خصوصیات:
• جدید ٹرانسپورٹ کا انتظام • تعلیمی و طبی سہولت کے لئے سکول و ہسپتال،
• سرسبز و شاداب علاقہ • تفریح کے لئے پارک • وسیع و عریض شاپنگ مرکز،
• بجلی، پانی و سیوریج کا جدید ترین انتظام • مسجد، • مہذب ماحول،
• کشادہ سڑکیں • بیرون ممالک میں مقیم پاکستانیوں کے لئے مخصوص پلاٹ۔

محلِ وقوع:
یونیورسٹی نیو کیمپس سے صرف ۲/۱ ۲ میل کے فاصلے پر۔

پلاننگ:
جدید ترین تکنیک سے آراستہ و مغربی طرزِ رہائش کے معیار کے مطابق۔

بینک:
مسلم کمرشل بنک، وحدت روڈ، لاہور۔
الائیڈ بنک آف پاکستان لمیٹڈ
مزنگ چونگی لاہور۔

پراسپکٹس دفتر سے مفت حاصل کیجئے۔

اوقاتِ رابطہ:
صبح ۸ بجے تا ایک بجے دوپہر ـــ ۳ بجے دوپہر تا ۸ بجے رات۔
فون نمبر ۸۵۳۱۰۲

ڈویلپمنٹ کا آغاز کر دیا گیا ہے
دفتر بروز جمعہ بھی کھلا رہے گا۔

اٹلس انٹرنیشنل
فیض روڈ، متصل وحدت روڈ۔ مسلم ٹاؤن۔ لاہور

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں!
سٹار ٹمبر سٹور
۵۳۔ فیروز پور روڈ ـــ بالمقابل تھانہ اچھرہ ـــ لاہور
فون نمبر ۴۱۰۶۱۷

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا حمید اللہ خان ولد حبیب اللہ خان ایڈووکیٹ جوان عمر۔ سفید رنگ۔ درمیانہ قد کمزور صحت۔ دماغی عارضہ کا تھوڑا سا اثر ہے ۱۷ جولائی سے لاپتہ ہے۔ نہایت درد مندانہ التجا ہے کہ جس صاحب کو ملے پتہ ذیل پر پہنچا دیں۔ ایک ہزار روپیہ بطور خرچہ وغیرہ دیا جائے گا۔

امۃ الرشید فرحت
صدر لجنہ اماء اللہ دارالرحمت شرقی
ربوہ ضلع جھنگ

"نعتِ مرکّب" کے دو شعر

محمدؐ مصطفےٰ ہے۔ مجتبیٰ ہے
محمدؐ پیشوا ہے۔ رہنما ہے
محمدؐ حُسن کی بھی ابتدا ہے
محمدؐ عشق کی بھی انتہا ہے

نعت گو شاعر ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ ظفر کے قلم سے
فی کاپی ۔/۲، سینکڑہ ۔/۱۲۵
مینجر کیورمیٹو میڈیسن۔ ربوہ

قدیمی ـــ اوّلین ـــ شہرۂ آفاق
دواخانہ حکیم نظام جان
ہر قسم کے مفید مشورہ کے لیئے
دواخانہ حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ کی خدمات حاصل کریں
مینجر حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان

ربوہ اور بیرون ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی خرید و فروخت کا
سب سے پہلا اور قابلِ اعتماد ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ انصار مارکیٹ ربوہ۔ فون ۵۳۵